بسم اللہ الرحمن الرحیم

رول نمبر (ہندسوں میں): 313435

رول نمبر (لفظوں میں): تین لاکھ تیرہ ہزار چار سو پینتیس

کاپی نمبر 3226

شعبہ امتحانات تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان (رجسٹرڈ)

جوابی پرچہ امتحان سالانہ/ضمنی 1440ھ/2019ء

شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ (ایم اے عربی و اسلامیات)

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: چوتھا عنوان: فقہ

تاریخ: 02-06-2019 دستخط ناظم مرکز امتحان/معاونہ کمرہ امتحان

شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ (ایم اے عربی و اسلامیات)

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: چوتھا عنوان: فقہ

سوال نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	میزان
حاصل کردہ نمبرات											

نام ممتحن .... دستخط ممتحن ....

پرچہ سالانہ 2018 فقہ

سوال نمبر 1

جز ا ترجمہ عبارت:

نکاح منعقد ہو جاتا ہے ایجاب اور قبول کے ساتھ
دو ایسے لفظوں سے جنکو ماضی سے تعبیر کیا جائے اس لیے کہ صیغہ اگرچہ وضعاً اخبار کے لیے ہے پس اسے بنا دیا گیا انشاء کے لیے شرعاً دفع حاجت کے لیے اور منعقد ہوتا ہے دو ایسے لفظوں سے جن میں سے ایک کو ماضی سے تعبیر کیا گیا ہو اور دوسرے کو مستقبل سے جیسے کوئی عورت کہے زوجنی (میری شادی کرا) تو تو کہے زوجتک (میں نے تیری شادی کرادی) اس لیے کہ یہ وکیل بناتا ہے نکاح کا۔ اور ایک آدمی نکاح میں دونوں طرفوں سے ولی بن سکتا ہے اس کی بناء پر جسے ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نکاح کا لغوی معنی	انضمام
ترجمہ	ملانا ۔ وطی کرنا
شرعی معنی	العقد المقتضی لحل الاستمتاع
ترجمہ	وہ عقد جو مرد کو عورت کے بعض اعضاء سے نفع حاصل کرنے کا فائدہ دے

لغوی و شرعی معنی کے درمیان مناسبت:

انکے درمیان مناسبت یہ ہے
کہ نکاح کا لغوی معنی ہے انضمام یعنی ملانا، وطی کرنا اور شرعی معنی کا مفہوم بھی یہی بنتا ہے۔

جز ۲

جن الفاظ کے ساتھ نکاح ہو جاتا ہے۔

الفاظ	امثلہ
تزویج	جیسے وکیل کہے زوجتک فلانۃ بکذا
ھبۃ	جیسے عورت کہے وھبت لک نفسی بکذا
تملیک	جیسے عورت کہے ملکت نفسی بکذا
بیع	جیسے عورت کہے بعت نفسی منک بکذا
صدقۃ	جیسے عورت کہے تصدقت بنفسی علیک بکذا

جن الفاظ کے ساتھ نکاح نہیں ہوتا:

الفاظ	امثلہ
اجارۃ	جیسے عورت کہے اجرت نفسی لک بکذا
اباحۃ	جیسے عورت کہے ابحت نفسی لک بکذا
احلال	جیسے عورت کہے احللت نفسی لک بکذا
اعارۃ	جیسے عورت کہے اعرت نفسی لک بکذا
وصیۃ	جیسے عورت کہے وصیت نفسی لک بکذا

سوال نمبر 2

جز ا: ترجمہ عبارت:

مرد کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ شادی کرے اپنی ماں کے ساتھ۔ اور اپنی جدات کے ساتھ۔ مردوں اور عورتوں کی جانب سے اللہ تعالی کے فرمان حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم کی وجہ سے اور جدات مائیں ہیں اس لیے کہ لغت میں اصل کو ام کہا جاتا ہے یا ثابت ہے انکی حرمت اجماع کی وجہ سے اور نہیں شادی کر سکتا اپنی بیٹی کے ساتھ اس وجہ سے جیسے ہم نے تلاوت کیا اور نہ ہی اپنی پوتی کے ساتھ اگرچہ نچلے درجے کی ہو [illegible] بالاجماع

وضاحت:

اس عبارت میں یہ بتایا گیا ہے کہ مرد کن عورتوں سے شادی نہیں کر سکتا

دلیل:

رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا حرمت علیکم امھاتکم
وبناتکم ۔۔۔۔ الایۃ:
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی انکے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔
اور اپنی بیٹی کے ساتھ اور اپنی پوتی کے ساتھ اگر نچلے درجے کی ہو مثلاً
پر پوتی وغیرہ ان تمام سے نکاح نہیں کر سکتا انکی دلیل یہی
آیت ہے جسے ہم نے تلاوت کی۔

جز ۲

عورتوں سے نکاح حرام ہونے کے اسباب

عورتوں سے نکاح حرام ہونے کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر	جس وجہ سے حرام ہیں	جو جو رشتے حرام ہیں
1	قرابت	جیسے ماں، بیٹی، دادی، نانی وغیرہ
2	مصاہرت	جیسے ساس، بیوی کی بیٹی وغیرہ
3	رضاعت	رضاعی ماں، رضاعی بیٹی، رضاعی پھوپھی وغیرہ
4	~~جمع بین الاختین~~	~~جیسے خالہ اور بھانجی، پھوپھی اور بھتیجی~~
~~5~~	~~آزاد پر کنیز لانا~~	~~جیسے آزاد عورت پر باندی لانا~~

سوال نمبر 3

جز ا ترجمہ عبارت:

اگر دودھ پانی کے ساتھ مل جائے اور دودھ
غالب آجائے تو تحریم اس کے ساتھ متعلق ہوگی اگر پانی غالب
آجائے تو تحریم متعلق نہیں ہوگی۔

ترجمہ عبارت:

اور اگر دودھ طعام کے ساتھ مل جائے اور وہ طعام پر غالب آ جائے تب بھی تحریم متعلق نہیں ہوگی۔

دونوں کے حکم میں فرق:

نمبر	فرق
1	پہلی صورت (جب لبن پانی کے ساتھ مل جائے) میں دودھ کی کثرت و قلت کا اعتبار کیا جائے گا کیونکہ تحریم اسی کے ساتھ متعلق ہوگی
2	جبکہ دوسری صورت (جب لبن طعام کے ساتھ مل جائے) میں کثرت و قلت کا اعتبار ہی نہیں کیونکہ تحریم اسکے ساتھ متعلق نہیں ہوتی۔

جزئیہ

دوسرے مسئلہ میں صاحبین اور امام ابو حنیفہ کا اختلاف:

صاحبین کے نزدیک:

انکے نزدیک دوسری صورت (جب دودھ طعام کے ساتھ مل جائے) میں تحریم ثابت ہوگی۔

امام صاحب کے نزدیک:

دوسری صورت (جب دودھ طعام کے ساتھ مل جائے) میں تحریم ثابت نہیں ہوگی۔

دلیل:

دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ دودھ اور طعام میں سے نشو و نما کے لحاظ سے اصل طعام ہے تو جب اصل طعام ہے تو پھر اسکے ساتھ تحریم متعلق ہو جائے گی۔

سوال نمبر ۲

جز ۱

مسئلہ کی وضاحت:

صورت مسئلہ یہ ہے کہ جب آدمی عاقل بالغ ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جائے گی۔ بچے مجنون اور سوئے والے کی طلاق واقع نہیں ہوگی

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی طلاق واقع ہو جاتی ہے سوائے بچے اور مجنون کے۔ کہ انکی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

عقلی دلیل:

عقلی دلیل یہ ہے کہ آدمی جو فیصلہ کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے بچے اور مجنون میں سوچ و ارادہ ہوتا نہیں کیونکہ یہ دونوں عقل سے عاری ہوتے ہیں لہذا انکی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

جز ۲

مکرہ کی طلاق کے واقع ہونے یا ہونے میں اختلاف:

مکرہ کی طلاق کے واقع ہونے یا ہونے کے بارے اختلاف ہے۔

حنفی مذہب کے مطابق:

بعض صحابہ کرام اور احناف کے نزدیک مکرہ کی طلاق واقع ہو جائے گی۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:

امام شافعی، امام مالک، امام احمد کے نزدیک مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

دلیل:

اس لیے کہ اسے طلاق دینے پر مجبور کیا گیا تھا اس نے رضامندی سے نہیں دی لہذا طلاق واقع نہیں ہوگی۔

سوال نمبر ۸

جز ا

مسئلہ کی وضاحت:

صورت مسئلہ یہ ہے کہ جب آدمی عاقل ہو بالغ ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جائے گی۔ بچے مجنون اور سوئے والے کی طلاق واقع نہیں ہو گی

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی طلاق واقع ہو جاتی ہے سوائے بچے اور مجنون کے۔ کہ ان کی طلاق واقع نہیں ہو گی۔

عقلی دلیل:

عقلی دلیل یہ ہے کہ آدمی جو فیصلہ کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے بچے اور مجنون میں سوچ و ارادہ ہوتا نہیں کیونکہ یہ دونوں عقل سے عاری ہوتے ہیں لہذا ان کی طلاق واقع نہیں ہو گی۔

جز ۲

مکرہ کی طلاق کے واقع ہونے یا ہونے میں اختلاف:

مکرہ کی طلاق کے واقع ہونے یا ہونے کے بارے اختلاف ہے۔

حنفی مذہب کے مطابق:

بعض صحابہ کرام اور احناف کے نزدیک مکرہ کی طلاق واقع ہو جائے گی۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:

امام شافعی، امام مالک، امام احمد کے نزدیک مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہو گی۔

دلیل:

اس لیے کہ اسے طلاق دینے پر مجبور کیا گیا تھا اس نے رضامندی سے نہیں دی لہذا طلاق واقع نہیں ہو گی۔

سوال نمبر ۱

جز ۱

مسئلہ کی وضاحت :

صورت مسئلہ یہ ہے کہ جب آدمی عاقل
ہو بالغ ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جائے گی۔ بچے مجنون اور
سونے والے کی طلاق واقع نہیں ہوگی

دلیل :

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی طلاق واقع
ہو جاتی ہے سوائے بچے اور مجنون کے۔ کہ انکی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

عقلی دلیل :

عقلی دلیل یہ ہے کہ آدمی جو فیصلہ کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے
بچے اور مجنون میں سوچ و ارادہ ہوتا نہیں کیونکہ یہ دونوں عقل سے
عاری ہوتے ہیں لہذا انکی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

جز ۲

مکرہ کی طلاق کے واقع ہونے یا ہونے میں اختلاف :

مکرہ کی طلاق کے واقع ہونے یا ہونے کے بارے اختلاف ہے۔

حنفی مذہب کے مطابق :

بعض صحابہ کرام اور احناف کے نزدیک
مکرہ کی طلاق واقع ہو جائے گی۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک :

امام شافعی، امام مالک، امام احمد کے نزدیک مکرہ
کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

دلیل :

اس لیے کہ اسے طلاق دینے پر مجبور کیا گیا تھا اس نے
رضا مندی سے نہیں دی لہذا طلاق واقع نہیں ہوگی۔

پرچہ ضمنی 2018 فقہ

سوال نمبر 1

جز 1 ترجمہ عبارت:

دو مسلمانوں کا نکاح دو گواہوں آزاد عاقل بالغ دو مسلمان مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل ہوں یا نہ ہوں یا جنہیں حد قذف لگائی گئی ہو۔ کی موجودگی میں ہو جاتا ہے

تشریح:

نکاح کے لیے گواہی ضروری ہے اور گواہ کی یہ صفات ہونی چاہیں مسلمان ہوں عقل مند ہوں ۔ بالغ ہوں ۔ آزاد ہوں دو مسلمان مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل ہوں یا غیر عادل یا جنہیں حد قذف لگائی گئی ہو۔ کی موجودگی میں ہو جاتا ہے۔

نقشہ بنائیں

امام مالک کے نزدیک:	امام شافعی کے نزدیک
نکاح میں گواہی ضروری نہیں اعلان ضروری ہے	نکاح میں مردوں کے ساتھ عورتوں کی گواہی جائز نہیں

امام شافعی کی دلیل:

نکاح میں فاسق گواہی نہیں دے سکتا

وجہ:

اس لیے کہ فاسق گنہگار ہے قابل توہین ہے اور گواہ بنانا اسکی تعظیم ہے۔

احناف کے نزدیک:

نکاح میں گواہی ضروری ہے

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا نکاح الا بشہود

امام شافعی کی دلیل کا جواب:

فاسق اپنے اوپر ولایت اور تصرف کا حق رکھتا ہے اور جس کا یہ حال ہو وہ گواہ بن سکتا ہے

لہذا فاسق کی گواہی بھی جائز ہے۔

جز ۲

زنا سے حرمت مصاہرت کا واجب ہونا

اس بارے احناف و شوافع کا اختلاف ہے۔

اختلاف

احناف کے نزدیک	شوافع کے نزدیک
زنا سے حرمت مصاہرۃ واجب ہو جاتی ہے	زنا سے حرمت مصاہرۃ واجب نہیں ہوتی

احناف کی دلیل:

عورت کے ساتھ وطی کرنے سے واطی اور موطوئہ (جس سے وطی کی گئی) کے درمیان ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور یہ ایک دوسرے کے جزء بن جاتے ہیں جس سے پیدا ہونے والا بچہ دونوں کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ جسطرح حقیقی ماں بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے اسی طرح مزنیہ کی ماں، بیٹی سے بھی نکاح کرنا حرام ہوگا۔

سوال نمبر 2

جز ۱

ترجمہ عبارت:

پس اگر شادی کرادی چھوٹے بچے اور بچی کی باپ دادا نے تو انہیں بالغ ہونے کے بعد کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ کیونکہ باپ دادا کی رائے شفقت کامل اور وافر (اور حیثیت بہت بڑی ہے) لہذا انکے عقد کرنے کی وجہ سے عقد پکا ہو جائے گا جسطرح بالغ ہونے کے بعد انکی رضامندی سے عقد پکا ہو جاتا ہے۔

باپ دادا کے علاوہ رشتہ دار کے کیے ہوئے نکاح کا حکم:
باپ دادا کے علاوہ رشتہ دار کے کیے ہوئے نکاح کو بالغ ہونے کے بعد توڑ سکتے ہیں۔

جز ۲:

نمبر شمار	خیار بلوغ جن صورتوں میں باطل ہو جاتا ہے
1	بالغ ہونے کے بعد لڑکی کو نکاح کا پتہ چلا خاموش رہی
2	جس مجلس میں نکاح کا علم ہوا برخواست ہونے تک وہیں بیٹھی رہی۔
3	شوہر نے بلوغ سے پہلے دخول کر لیا ہو

نمبر شمار	خیار بلوغ جن صورتوں میں باطل نہیں ہوتا
1	بچی کو نکاح کا پتہ چلا کھڑی ہو گئی
2	لڑکے کو نکاح کا پتہ چلا خاموش رہا
3	نکاح کا پتہ چلا اٹھ کر چلا گیا

سوال نمبر 3

جز ا

ترجمہ عبارت:

اور جب اختلاف کریں میاں بیوی
اور خوف کریں کہ اللہ تعالیٰ کی حدیں قائم نہیں کر پائیں گے
تو کوئی حرج نہیں کہ عورت مال دے کر خلع کر لے اور اپنی جان
چھڑا لے اللہ تعالیٰ کے فرمان (فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ)
کی وجہ سے پس جب یہ کر لے تو خلع سے ایک طلاق بائنہ
واقع ہو جائے گی اور عورت کو مال دینا لازم ہوگا۔

قصور

نمبر شمار	خلع میں مرد کے لیے مال لینے کا حکم
1	اگر (قصور) مرد کی جانب سے ہو تو مال لینا مکروہ ہے
2	اگر قصور عورت کا ہو تو مہر سے زیادہ لینا مکروہ ہے

دلیل:

رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

و ان اردتم الاستبدال زوج مکان زوج ...... الایۃ

جز ۲

خلع کا لغوی معنی	الگ کرنا۔
ظہار کا لغوی معنی	مرد اپنی بیوی سے کہے انت علی کظہر امی

معرف	تعریفات
خلع کا شرعی معنی	اخذ مال المرأۃ باذاء ملک النکاح بلفظ الخلع
ترجمہ	مرد کا ملک نکاح کے عوض عورت سے مال لینا لفظ خلع کے ساتھ
ظہار کا شرعی معنی	تشبیہ المنکوحۃ بالمحرمۃ اتفاقاً علی سبیل التابید بنسب أو رضاع أو مصاہرۃ
ترجمہ	شادی کی ہوئی کو تشبیہ دینا ایسی عورت کے ساتھ جو اسکے لیے ہمیشہ کے واسطے حرام ہو چاہے یہ حرمت نسب کی وجہ سے ہو یا رضاعت کی وجہ سے یا مصاہرۃ کی وجہ سے

گواہوں کی صفات

نمبر شمار	صفت
1	بالغ ہوں
2	آزاد ہوں
3	دو ہوں
4	مسلمان ہو

سوال نمبر ۴

جز ۱

ترجمہ عبارت:

زنا ثابت ہو جاتا ہے گواہی دینے کے ساتھ
اور اقرار کرنے سے اور مراد اس سے امام کے ہاں ثابت ہونا ہے
اس لیے کہ گواہ ظاہری دلیل ہیں اور اسی طرح اقرار۔ اس لیے
کہ اقرار کے اندر صدق راجح ہوتا ہے خصوصاً ان اقراروں میں جنکے
ثابت ہونے میں نقصان اور شرمساری ہوتی ہو اور علم قطعی تک پہنچنا
متعذر ہے لہذا ظاہر پر ہی اکتفا کیا گیا۔

وضاحت:

چار گواہوں نے امام کے پاس جا کر بدکاری
کی گواہی دی تو زنا ثابت ہو جائے گا۔

دلیل:

اس لیے کہ گواہ ظاہری دلیل ہیں

اگر ایک آدمی نے چار مختلف مجلسوں میں زنا کا اقرار
کر لیا تو زنا ثابت ہو جائے گا۔

دلیل:

اس لیے کہ آدمی عموماً ایسے جھوٹ سے اجتناب کرتا
ہے جہاں اسے نقصان اور شرمساری کا سامنا ہو۔ لہذا اسکی بات مان
لی جائے گی۔

جز ۲

حد کا لغوی معنی	روکنا۔

شرعی معنی

معروف	تعریف
حد کا شرعی معنی	العقوبة المقدرة حقاً للّٰه تعالیٰ
ترجمہ	وہ سزائیں جو اللہ تعالیٰ کے حق کو محفوظ کرنے کے لیے قائم کی گئیں ہوں
زنا کی حد	شادی شدہ کے لیے سنگسار ہے اور غیر شادی شدہ کے لیے 100 کوڑے ہیں
شراب کی حد	80 کوڑے ہیں
چوری کی حد	ہاتھ کاٹنا ہے۔

پرچہ سالانہ 2017 فقہ

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ عبارت:

اور صحیح ہے نکاح اگر چہ اس میں مہر متعین نہ کیا ہو اس لیے کہ نکاح کا لغوی معنی ہے انضمام اور ازدواج لہذا یہ میاں بیوی کے ساتھ پکا ہو جائے گا پھر مہر محل کے شرف کو ظاہر کرنے کے لیے شرعاً واجب ہوا ہے لہذا نکاح کے صحیح ہونے کے لیے اس کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں اور اسی طرح مسئلہ ہے جب شادی کی عورت سے اس شرط پر کہ اس کے لیے مہر نہیں ہوگا بوجہ اس کے جو ہم نے بیان کیا اور اس میں امام مالک کا اختلاف ہے۔

امام مالک کے نزدیک:

مہر نکاح میں اس طرح ہے جس طرح کہ ثمن عقد بیع میں تو جس طرح ثمن کے بغیر بیع نہیں ہوتی اسی طرح مہر کے بغیر نکاح نہیں ہوگا۔

عندالاحناف:

ہمارے نزدیک مہر شریعت کا حق ہے اور یہ اس کے محل کے شرف کو ظاہر کرنے کے لیے ہے اگر متعین کرے یا نہ کرے مہر دینا ہوگا۔

جز 2 مہر کی کم از کم مقدار:

اس میں احناف و شوافع کا اختلاف ہے

عندالشوافع	عندالاحناف
مہر عورت کا حق ہے لہذا وہی مقرر کرے گی چاہے کمی کرے یا ساقط کر دے	مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے

دلیل: الاحناف

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا مهر اقل من عشرة دراهم

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ عبارت :

اور ہر آدمی کی طلاق واقع ہو جاتی ہے اگر عاقل بالغ ہو بچے، مجنون اور سوتے والے کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

جز 2 ومن قال لامرأته زنا منك طالق

مذکورہ عبارت میں طلاق کے واقع ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے

عند الاحناف	عند الشوافع
طلاق واقع نہیں ہوگی	طلاق واقع ہو جائے گی
دلیل الاحناف	**دلیل الشافعیہ**
کیونکہ طلاق کی نسبت عورت کی طرف کی جاتی ہے یہاں مرد کی طرف ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوگی	جسطرح میاں بیوی وطی کرنے میں شریک ہیں اسطرح نکاح میں بھی شریک ہیں لہذا مرد کی طرف نسبت کی جاسکتی ہے

سوال نمبر 4

جز 1

حد کا لغوی معنی	روکنا
اصطلاحی معنی	العقوبة المقدرة حقا لله تعالی
ترجمہ	وہ سزائیں جو اللہ تعالی کے حق کو محفوظ رکھنے کے لیے مقرر کی گئی ہیں

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ:

مسئلہ مذکور میں ائمہ کا اختلاف ہے

عند الاحناف	عند الشوافع
اگر مقر نے اپنے اقرار سے رجوع کیا حد قائم ہونے سے پہلے یا درمیان میں تو اسکا رجوع قبول کیا جائے گا	اسکا رجوع قبول نہیں کیا جائے گا

دلیل الاحناف	دلیل الشوافع
رجوع کرنا ایک ایسا فعل ہے جو صدق کا احتمال رکھتا ہے اور آدمی عموماً ان مواقع میں جھوٹ نہیں بولتا لہذا اسکی بات مان لی جائے گی	رجوع اقرار سے کم درجے کا ہے اور اقرار اعلیٰ درجہ ہے جب اس نے ایک بار اقرار کر لیا تو اس پر حد لگے گی۔

جزء ۲

آقا کا اپنے غلام پر امام کی اجازت کے بغیر حد جاری کرنا

اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آقا اپنے غلام پر امام کی اجازت کے بغیر حد جاری کر سکتا ہے یا نہیں

عند الاحناف	عند الشوافع
آقا اپنے غلام پر امام کی اجازت کے بغیر حد جاری نہیں کر سکتا	آقا اپنے غلام پر امام کی اجازت کے بغیر حد جاری کر سکتا ہے

دلیل الاحناف	دلیل الشوافع
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اربع الی الولاۃ منھا الحدود۔	آقا کو غلام پر ملکیت حاصل ہے جبکہ امام کو نہیں تو جسطرح آقا باقی معاملات میں غلام پر تصرف کر سکتا ہے

Scanned with CamScanner

اس طرح حد میں بھی آقا کو تصرف کرنے کا حق حاصل ہے۔

پرچہ سالانہ 2016 فقہ

سوال نمبر 1

جز 1

ترجمہ عبارت:

اور جب طلاق دی مرد نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ یا رجعی تو نہیں ہے جائز اس کے لیے کہ اس کی بہن سے شادی کرے یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہو جائے۔

جز 2

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف:

اس میں احناف و شوافع کا اختلاف ہے۔

احناف	شوافع
عورت کی عدت ختم ہونے تک اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا	عورت کی عدت کے دوران اسکی بہن سے نکاح کر سکتا ہے۔

احناف کی دلیل	شوافع کی دلیل
طلاق دینے کے بعد عورت کا نان و نفقہ دینا مرد پر ہوتا ہے لہذا نکاح مکمل طور پر ٹوٹا نہیں ابھی باقی ہے	جب آدمی نے طلاق دی تو وہ اب اس کی بیوی رہی نہیں لہذا اسکی بہن سے نکاح کر سکتا ہے

جز 3

حالت احرام میں نکاح کرنا:

اس بارے احناف و شوافع کا اختلاف ہے

احناف	شوافع
آدمی حالت احرام میں نکاح کر سکتا ہے	آدمی حالت احرام میں نکاح نہیں کر سکتا
احناف کی دلیل	**شوافع کی دلیل**
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح فرمایا	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ لا ینکح المحرم ولا ینکح

شوافع کی دلیل کا جواب:

نکاح سے مراد وطی ہے لہٰذا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں وطی کرنے کو حرام قرار دیا ہے کہ حالت احرام میں وطی نہیں کر سکتے۔

سوال نمبر ۲

جز ۱

ترجمہ عبارت:

اور جب دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو ان دونوں میں سے تحریم اسکے ساتھ متعلق ہوگی جسکا دودھ زیادہ ہوگا۔

رضاع کا لغوی معنی	چھاتی سے دودھ چوسنا
اصطلاحی معنی	مخصوص عورت کی چھاتی سے مخصوص مدت میں دودھ چوسنا۔

جز ۲

مذکورہ مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

اس مسئلہ میں ائمہ (امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر) کا اختلاف ہے کہ اگر عورت کا دودھ دوسری عورت کے دودھ سے مل جائے تو تحریم کس کے ساتھ متعلق ہوگی۔

امام یوسف	امام محمد، امام زفر
جس عورت کا دودھ زیادہ ہوگا تحریم اسی کے متعلق ہوگی	دونوں عورتوں کے ساتھ تحریم متعلق ہوگی

امام یوسف	امام محمد، زفر
اقل اکثر کے تابع ہوتا ہے	ایک شی کے ساتھ جب اس کی جنس مل جائے تو مقصد متحد ہوتا ہے لہذا تحریم دونوں کے متعلق ہوگی

سوال نمبر 3

جز 2

کفارہ یمین کی صورتیں

اسکی چار صورتیں ہیں

نمبر شمار	صورتیں
1	غلام آزاد کرے
2	۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے
3	دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے۔ اگر تین کی طاقت نہ ہو تو
4	3 دن لگاتار روزے رکھے۔ امام شافعی کے نزدیک لگاتار کی قید نہیں ہے۔

سوال نمبر 4

جز 1

ترجمہ عبارت:

اور جب مرد اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے جبکہ وہ دونوں اہل شہادت ہوں اور عورت ان میں سے ہو جن کے قاذف کو حد لگائی جا سکتی ہے یا مرد عورت کے بچے کے نسب کی نفی کرے اور عورت موجب قذف کا مطالبہ کرے تو اس آدمی پر لعان ہے۔

جز ۲

لعان کا لغوی معنی	ایک دوسرے پر لعنت کرنا
اصطلاحی معنی	زوجین کا مخصوص الفاظ کے ساتھ قسمیں اٹھا کر لعن و طعن کرنا۔

جز ۳

غلام کافر یا محدود فی القذف خاوند کا اپنی بیوی پر تہمت لگانا۔

غلام کافر یا محدود فی القذف اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔

پرچہ 2016 ضمنی فقہ

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ عبارت:

چھوٹے بچے اور چھوٹی بچی کا نکاح جائز ہے
جب شادی کرا دے ان دونوں کی ولی باکرہ ہوں یا ثیبہ ہوں

باپ دادا کے نکاح کرانے کا حکم:

چھوٹی بچی کنواری ہو
یا شادی شدہ باپ دادا کے نکاح کرا دینے سے انہیں خیار بلوغ حاصل نہیں ہوگا۔

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ:

اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ ان کا نکاح کون کرا سکتا ہے۔

عند مالک	عند الشافعی
صرف باپ نکاح کرا سکتا ہے	باپ دادا کے علاوہ کوئی دوسرا نکاح نہیں کر سکتا۔

عند المالک دلیل	عند الشافعی دلیل
باپ کی ولایت نص قطعی سے خلاف قیاس ثابت ہے اور دادا میں بہ نسبت باپ کے شفقت کامل نہیں ہوتی	باپ دادا کے علاوہ میں شفقت کامل نہیں ہوتی لہذا انہی تک محدود رہے گا یہ اختیار

عند الاحناف دلیل:

قرابت و رشتہ داری عموماً شفقت چاہتی ہے اور شفقت کی دعوت دیتی ہے۔ لہذا ان کے نکاح کرا دینے سے نکاح ہو جائے گا۔

سوال نمبر 3

جز i

ترجمہ عبارت:

طلاق تین قسم پر ہے حسن، احسن، اور بدعی پس احسن یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو بے جماع والے طہر میں ایک طلاق دے پھر اس سے رجوع نہ کرے یہاں تک کہ اسکی عدت ختم ہو جائے۔

طلاق کا لغوی معنی	الگ کرنا قید اٹھانا
اصطلاحی معنی	حکم شرعی یرفع القید النکاحی بالفاظ مخصوصۃ۔
ترجمہ	ایسا حکم شرعی جو نکاح والی قید کو الفاظ مخصوصہ کے ذریعے دور کر دے

جز ii

طلاق کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات:

طلاق کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات مندرجہ ذیل ہیں:

معرف	تعریف
طلاق احسن	آدمی اپنی بیوی کو بے جماع والے طہر میں ایک طلاق دے۔ پھر اس سے رجوع نہ کرے یہاں تک کہ اسکی عدت ختم ہو جائے
وجہ تسمیہ	کیونکہ اس میں عورت کو زیادہ مشقت نہیں ہوتی نیز صحابہ کرام بھی اسی کو پسند فرماتے تھے۔

تعریف	معرف
آدمی اپنی بیوی کو تین طہر میں تین طلاقیں دے	طلاق حسن
یہ ایک اچھا طریقہ ہے اس وجہ سے حسن کہتے ہیں	وجہ تسمیہ

تعریف	معرف
آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تین الفاظ کے ساتھ ایک ہی بار	طلاق بدعی
یہ ایک برا عمل ہے اس وجہ سے بدعی کہا گیا.	وجہ تسمیہ

سوال نمبر ۴

جز ا

ترجمہ عبارت:

جس نے شراب پی پھر اسکو پکڑا گیا جبکہ اسکی بدبو موجود تھی یا لے آئے اسکو نشے میں دھت پس گواہوں نے اس پر شراب پینے کی گواہی دی تو اس پر حد لگے گی اور اسی طرح مسئلہ ہے جب اس نے اقرار کیا جبکہ شراب کی بو موجود تھی.

غلام کے حق میں شراب پینے کی حد چالیس کوڑے ہیں	آزاد کے حق میں شراب پینے کی حد اسی کوڑے ہیں

جز ب

شراب کی بو ختم ہونے کے بعد اقرار کیا.

شراب کی بو ختم ہونے کے بعد اقرار کیا یا گواہوں نے گواہی دی تو حد کے جاری ہونے یا نہ ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے.

امام محمد کے نزدیک	عندالشیخین
حد لگے گی	حد نہیں لگے گی

امام محمد کی دلیل	شیخین کی دلیل
جب ایک بار اقرار کر لیا تو پھر رجوع کرنے سے حد ختم نہیں ہوگی	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب بو ختم ہو جائے تو حد نہیں لگے گی۔

پرچہ سالانہ 2015ء فقہ

سوال نمبر 1

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اور اعتبار کی جاتی ہے کفاءۃ دین میں بھی اور معتبر ہے مال میں۔

کفاءۃ کا لغوی معنی	برابر ہونا
اصطلاحی معنی	زوجین کا آپس میں دین و اسلام، حسب و نسب حسن و جمال وغیرہ میں برابر ہونا۔

جز ب:

کفاءۃ فی الدین:

اس بارے امام صاحب اور امام محمد کا اختلاف ہے کہ کفاءۃ دین میں معتبر ہے یا نہیں۔

امام صاحب کے نزدیک	امام محمد کے نزدیک
کفاءۃ دین میں معتبر ہے	کفاءۃ دین میں معتبر نہیں

امام صاحب کی دلیل	امام محمد کی دلیل
عورت کو عموماً (دینداری میں) عار دلائی جاتی ہے کہ تیرا شوہر کافر ہے	یہ امور آخرت سے ہے لہذا دنیا والے احکام اس پر لاگو نہیں ہوں گے

جز ج:

جتنے مال میں کفاءۃ معتبر ہے۔

شوہر کے پاس اتنا مال ہو کہ عورت کا نان و نفقہ، اور مہر ادا کر سکے اگر ان میں سے کوئی ایک نہ ہو تو کفو نہ ہوگا۔

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اور کنایات دو قسم پر ہیں ان میں سے تین الفاظ ایسے ہیں جنکے ساتھ طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور نہیں واقع ہوتی ان کے ساتھ مگر ایک اور وہ اس کا قول اعتدی۔ استبرئی رحمک، انت واحدۃ:

جز ب:

مذکورہ تین الفاظ سے طلاق رجعی کا واقع ہونا

	الفاظ	وضاحت
1	اعتدی	اسکے دو معانی ہیں 1 تو اپنی عدت شمار کر 2 تو اللہ تعالی کی نعمتوں کو شمار کر۔ اگر آدمی نے پہلا معنی مراد لیا تو طلاق رجعی واقع ہو جائے گی
2	استبرئی رحمک	اسکے دو معانی ہیں 1 شمار کرنا 2 تو اپنے رحم کو اچھی طرح سے صاف کر لے تاکہ تجھے سنت کے مطابق طلاق دوں۔ اگر پہلا معنی مراد لیا تو طلاق رجعی واقع ہو جائے گی
3	انت واحدۃ	اسکے دو معانی ہیں 1 [illegible] 2 [illegible] اگر پہلا معنی مراد لیا تو طلاق رجعی واقع ہو جائے گی

جز ج:

مذکورہ تین الفاظ سے وقوع طلاق کے لیے نیت:

اعتدی، استبرئی رحمک، انت واحدۃ ان تینوں الفاظ سے طلاق ہو جائے گی مگر نیت ضروری ہے۔

نمبر: اسکے علاوہ: [illegible]

انت واحدۃ۔ انت واحدۃ کا حکم:

دونوں کا حکم ایک ہے

دوسرا پہلے کی تاکید ہے۔

سوال نمبر ۳

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اور جب طلاق دی مرد نے اپنی بیوی کو

طلاق بائنہ یا رجعی یا واقع ہوئی ان کے درمیان فرقت بغیر طلاق

کے جبکہ وہ حرہ ہے اور ان عورتوں میں سے ہے جن کو حیض آتا

ہے تو اسکی عدت تین حیض ہوگی:

جز ب:

طلاق مغلظہ کا ذکر نہ کرنے کی وجہ:

کیونکہ اسکا حکم وہی ہے

جو مذکورہ طلاق کا ہے اس لیے ذکر نہیں کیا

وھی حرۃ کی قید لگانے کا فائدہ:

اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے

باندی نکل جائے گی کیونکہ اسکی عدت دو حیض ہے۔

ممن تحیض کی قید کا فائدہ:

اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے وہ

عورت نکل گئیں جنکو صغر سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہیں آتا

فرقۃ بدون الطلاق کی صورت:

اسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر مرد

عنین ہو تو قاضی اس کو ایک سال مہلت دے گا اگر ٹھیک ہوگیا تو

صحیح ورنہ میاں بیوی کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔

ثلاثۃ اقراء سے مراد:

ہمارے نزدیک تین حیض ہیں امام شافعی

کے نزدیک تین طہر ہیں

سوال نمبر ۱

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اور چوری کرنے والے کا

ہاتھ کاٹا جائے گا۔ ہے اور اسے داغا جائے گا۔

جز ب:

دلائل:

قرآن پاک سے دلیل

حدیث سے دلیل	قرآن پاک سے دلیل
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاقطعوہ ، واحسموہ	رب تعالیٰ نے فرمایا والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما۔

جز ج

کاٹے ہوئے ہاتھ کا حکم:

اسے دفن کر دیا جائے گا

چور کو نہیں دیا جائے گا

چور کاٹے ہوئے ہاتھ کو جڑوانا چاہے:

تو جڑوا سکتا ہے کیونکہ

سزا کاٹنی تھی جو پوری ہو گئی

پرچہ ضمنی 2015 فقہ

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اگر شادی کی دو بہنوں سے جو عقدوں میں یہ معلوم نہیں کہ پہلے کس سے کی تو دونوں میں تفریق کرا دی جائے گی۔

فرق بینہ و بینہا کی ترکیب نحوی:

عبارت	ترکیب
فرق بینہ و بینہا	یہ ظرف ہے اور نائب فاعل کے قائم مقام ہے اصل عبارت ہے فرق الحال التی وقعت بینہ و بینہا

وضاحت:

ایک آدمی نے دو بہنوں سے ایک عقد میں نکاح کیا یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ پہلے کس سے کیا تو چونکہ یہ جمع بین الاختین ہے اور یہ حرام ہے لہذا ان سے نکاح حرام ہوگا اور تفریق کرا دی جائے گی۔

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اور جب شادی کی عورت نے اور اپنے مہر مثلی میں کمی کی تو ولیوں کو اس پر اعتراض کا حق حاصل ہے۔

خط کشیدہ صیغے:

صیغہ	حل
تزوجت	واحد مؤنث غائب فعل ماضی معلوم اجوف واوی
اولیاء	ولی کی جمع ہے

جز ب:

اختلاف ائمہ:

امام صاحب کے نزدیک	صاحبین کے نزدیک
ولیوں کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے	ولیوں کو اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں

سوال نمبر 4

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اگر مرد نے اپنی بیوی سے کہا تجھے طلاق ایک سے دو تک یا ایک کے درمیان سے دو تک تو ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر کہا ایک سے تین تک یا ایک کے درمیان سے تین تک تو دو طلاقیں ہوں گی امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک:

عند الزفر:

پہلی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی دوسری صورت میں ایک طلاق واقع ہوگی۔

عشرہ ثور

دلیل:

غایت مغیا میں داخل نہیں ہوتی یہاں غایت سے مراد من اور الی کا مدخول ہے پہلی صورت میں غایت سے مراد واحد اور ثنتین ہے لہذا اس میں کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی اور دوسری صورت میں غایت ہے واحد اور ثلث وہ جسکی غایت بیان کی گئی ہے وہ ہے انت طالق میں داخل نہیں ہوگی۔

امام صاحب کے نزدیک	صاحبین کے نزدیک
پہلی صورت میں ایک اور دوسری صورت میں دو واقع ہوں گی	پہلی صورت میں دو اور دوسری صورت میں تین واقع ہوں گی

امام صاحب کی دلیل	صاحبین کی دلیل
اس جیسی عبارت میں اقل سے زیادہ اور اکثر سے کم مراد لیا جاتا ہے لہذا پہلی صورت میں ایک اور دوسری صورت میں دو واقع ہوں گی۔	اس جیسی عبارت میں عموماً کل مراد لیا جاتا ہے لہذا پہلی صورت میں دو اور دوسری صورت میں تین واقع ہوں گی

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ عبارت:

قسمیں تین قسم پر ہیں یمین غموس

یمین منعقدہ، یمین لغو۔

جز ب تعریفات

معرف	تعریف
یمین غموس	گزشتہ کام پر جھوٹی قسم اٹھانا جان بوجھ کر۔
حکم	گنہگار ہوگا کفارہ نہیں

معرف	تعریف
یمین منعقدہ	آئندہ کام پر قسم اٹھانا
حکم	کام پورا نہ کرنے کی صورت میں کفارہ ہوگا

معرف	تعریف
یمین لغو	گزشتہ کام پر قسم اٹھانا یہ سوچ کر کہ یہ سچی ہے جبکہ واقعہ میں غلط ہو۔
حکم	اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے امید ہے معاف کر دے گا۔